بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ لَوْ بِشَارَۃٌ عَسٰی أَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴ — خطبہ نمبر ۳۷

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵٦/۲۱	۱۱ اخاء ۱۳۴٦ ہش ٦ رجب ۱۳۸۷ھ ۱۱ اکتوبر ۱۹٦۷ء	نمبر ۲۲۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر ابتلا بھی آئیں

ابتلاؤں کے ذریعہ رضا بالقضاء اور صبر کی قوت بڑھتی ہے

"اللہ تعالیٰ چاہتا تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں کہ اس پر بعض عجیب غریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں اور ان میں سے ایک ہم و غم کی بھی حالت ہے۔ ان اختلاف حالات اور تغیر و تبدل اوقات سے اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے ؎

اگر دنیا بیک دستور ماندے ⁂ بسا اسرارہا مستور ماندے

جن لوگوں کو کوئی ہم و غم دنیا میں نہیں پہنچتا اور جو بجائے خود اپنے آپکو بڑے ہی خوش قسمت اور خوشحال سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور ناآشنا رہتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مدرسوں میں سلسلہ تعلیم کے ساتھ یہ بھی لازمی رکھا گیا ہے کہ ایک خاص وقت تک لڑکے بھی ورزش کریں۔ اس ورزش اور قواعد سے جو سکھائی جاتی ہے سررشتہ تعلیم کے افسروں کا یہ منشاء تو ہو نہیں سکتا کہ ان کو کسی لڑائی کیلئے تیار کیا جاتا ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اعضاء جو حرکت کو چاہتے ہیں اگر ان کو بالکل بیکار چھوڑ دیا جائے تو پھر ان کی طاقتیں زائل اور ضائع ہو جاویں اور اس طرح پر اس کو پورا کیا جاتا ہے۔ بظاہر ورزش کرنے سے اعضاء کو تکلیف اور کسی قدر تکان ان کی پرورش اور صحت کا موجب ہوتی ہے اسی طرح پر ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے تاکہ تکمیل ہو جاوے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے اس سے اس کی رضا بالقضاء اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں۔ جس شخص کو خدا پر یقین نہیں ہوتا اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی تکلیف پہنچنے پر گھبرا جاتا ہے اور وہ خودکشی میں آرام دیکھتا ہے مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے کہ اس پر اس قسم کے ابتلاء آویں تاکہ اللہ تعالیٰ پر اس کا یقین بڑھے۔" (الحکم ۷ار دسمبر ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۱۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

۔ ربوہ ۱۰ اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید پچھلے دنوں چند یوم کے لئے لاہور تشریف لے گئے تھے۔ آپ ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

۔ یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹٦۷ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم خلیفہ رفیع الدین احمد صاحب بارایٹ لا ڈھاکہ کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم کرنل تقی الدین احمد صاحب کا پوتا اور حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین احمد صاحب مرحوم کا پڑپوتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے خادم دین بنائے اور اسے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے اور کامیاب زندگی بسر کرنے کی ہمت طاقت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (انور احمد کاہلوں ڈھاکہ)

انڈونیشیا کے ایک مخلص احمدی کی وفات

جکارتہ (انڈونیشیا) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے ایک خاص اور پرانے احمدی آچنگ باسونی صاحب وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی اہلیہ صاحبہ احباب جماعت سے مرحوم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کیلئے درخواست دعا کرتی ہیں۔ (وکیل التبشیر)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی سالانہ تقریب

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی سالانہ تقریب ۱۰ اکتوبر بروز منگل نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے تمام خدام کی حاضری لازمی ہے دیگر احباب سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔ سید نسیم حیدر معتمد مقامی

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

یورپ میں ایک خلا پیدا ہو چکا ہے اسے پُر کرنا اور غلبۂ اسلام کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے

اس ذمہ واری کو نباہنے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے ہم خود معرفت اور عرفان کے بلند مقام پر قائم ہوں

دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں اسلام کو غالب کر دے اور ہمیں بھی کچھ خدمتِ دین کی توفیق دے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۶۷ء

مرتبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد، تعوذ، سورہ فاتحہ کے بعد فرمایا:۔
میں نے دوستوں کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے

یورپ کے مختلف ممالک میں

نہایت ہی اخلاص رکھنے والی، خدا اور اس کے رسول سے محبت رکھنے والی دینِ اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے والی جماعتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ یورپ میں بسنے والے ان دوستوں سے ملاقات کے علاوہ باہر کے بعض ملکوں سے بھی احمدی وہاں آئے ہوئے تھے اور ان سے ملنے اور ان سے باتیں کرنے اور ان کو سمجھنے کا بھی موقعہ ملا۔ امریکہ سے قریباً نو احمدی مرد اور عورتیں کوپن ہاگن یا لنڈن آئے۔ اسی طرح ماریشس سے بعض احمدی لنڈن پہنچے ہوئے تھے محض ملنے کی خاطر اور وہاں کی تقریبات میں شمولیت کے لئے۔ اسی طرح نائیجیریا سے بھی مقامی دوست وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ اور بعض دوسرے ملکوں کے احمدی بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ ان کو مل کے بھی طبیعت نے بڑی خوشی محسوس کی اور اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ادا کیا کہ ان ملکوں کے رہنے والوں کے دلوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے اور اپنے دین کے لئے اور اپنے رسول کے لئے بڑی ہی محبت پیدا کر دی ہے۔

امریکہ سے جو دوست کوپن ہاگن پہنچے تھے

ان میں سے ایک کے تاثرات تو وہاں کے بلیٹن میں شائع ہو گئے ہیں۔ اس نے بہت کچھ وہاں کے حالات سے متاثر ہو کر لکھا ہے۔ تحریک جدید میں بھی وہ بلیٹن پہنچ گئی ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ الفضل کے ذریعہ بھی اس قسم کے تاثرات کو جماعت کے دوستوں کے سامنے رکھیں۔ وہاں کی لجنہ کی پریذیڈنٹ بھی آئی ہوئی تھیں وہ لنڈن پہنچی تھیں۔ بعد میں کوپن ہاگن جا کر انہوں نے مسجد دیکھی۔ مجھے ان کا خط ملا ہے کہ مسجد دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نہایت ہی خوبصورت گھر اللہ تعالیٰ کا ڈنمارک میں بن گیا ہے۔ چونکہ لنڈن یا انگلستان کی جماعتیں زیادہ تر پاکستانیوں یا اردو بولنے والوں پر مشتمل ہیں اس لئے میں ان سے زیادہ تر اردو میں مخاطب ہوتا رہا۔ جو تقریرات کے کھانے کے موقعہ پر انگریزی میں میں نے کی۔ اس میں صرف مرد شامل تھے مستورات مدعو نہ تھیں اس لئے صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ اس میں شامل نہ ہو سکتی تھیں۔ ایک دن جمعرات کو مجھے کہنے لگیں کہ کئی دن سے ہم آئے ہوئے ہیں تقاریر میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن ہم نے انگریزی زبان میں کوئی چیز نہیں سنی کہ ہم کچھ تو اپنے ملک میں لے کر جائیں۔ کل کے خطبہ میں آپ کچھ انگریزی میں بھی کہیں۔ چنانچہ ان کی اس خواہش اور ضرورت کو دیکھتے ہوئے اور یہ سوچکر کہ بہت سے اور دوست بھی ہوں گے۔ یہاں جو باہر سے آتے ہیں اور بڑی محبت اور پیار سے آتے ہیں۔ انہی زبان میں بھی بات کرنی چاہیئے کہ وہ سمجھ سکیں۔ اور ان کے دلوں کو تسلی ہو سکے۔ میں نے وہ خطبہ سارا انگریزی میں دیا تھا اور بتانے والوں نے مجھے بتایا کہ سارے خطبہ کے دوران اس بہن کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے۔ اس کے بعد وہ مجھے ملیں۔ گھنٹہ سوا گھنٹہ میں نے ان دو بہنوں کو وقت دیا۔ جو امریکہ سے آئی ہوئی تھیں۔ مختلف مسائل ان کو سمجھائے۔ بعض

انتظامی معاملات کے متعلق

انہوں نے بعض باتیں مجھے بتائیں اور ان کا حل میں نے انہیں بتایا اس وقت بھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کے جسم کا ذرہ ذرہ اپنے اللہ پر فدا ہونے کے لئے تیار ہے۔ اس قسم کا اخلاص ان لوگوں میں پیدا ہو چکا ہے۔ اسی طرح جو ماریشس سے آئے ہوئے تھے ان کی بھی یہی حالت تھی نائیجیریا کے مقامی دوست جو وہاں پہنچے تھے۔ ان میں سے ایک وہ ہیں جو

طلباء کی فیڈریشن کے وائس پریذیڈنٹ

یعنی نائب صدر ہیں۔ ان کے صدر بھی احمدی ہیں۔

لیکن ایک چھوٹا سا حصہ کسی وقت آج سے کافی عرصہ پہلے (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت کی بات ہے) علیحدہ ہوگیا تھا لیکن علیحدہ ہونے کے باوجود اپنے عقائد میں وہ پختہ ہیں۔ انتظام میں وہ علیحدہ ہوگیا۔ ان کے ساتھ یہ نوجوان جا شامل ہوا۔ مَیں نے اس کو کہا (نائب صدر کو) کہ تم اپنے صدر کو اپنی طرف کھینچو۔ اس کو سمجھاؤ مسائل۔ کہنے لگا مَیں نے ان سے بہت باتیں کی ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ بس مجھے پتہ نہیں کیا ہوا، عدم علم کی بناء پر مَیں ان کے ساتھ شامل ہوگیا ہوں۔ اب حقیقت مجھ پر ظاہر ہوگئی ہے۔ اب آہستہ آہستہ انہیں چھوڑ کے جو چیز حقیقی احمدیت اور اسلام ہے اس کی طرف واپس لوٹ آؤں گا۔

تو ان نوجوانوں کے دل میں بھی محبت ہے اسلام اور احمدیت کی۔ اور انکے ذہنوں میں نور ہے۔ اسلام کے دلائل اور براہین عقل میں جو نور پیدا کرتے ہیں وہ نور ان کی عقلوں میں ہے اور خدا اور رسول کے لئے محبت کے جو جذبات ایک مسلمان کے دل میں پیدا ہوسکتے ہیں وہ جذبات ان لوگوں کے دلوں میں ہیں۔

بڑی ہی مخلص جماعتیں وہاں پیدا ہوچکی ہیں

اللہ تعالیٰ نے اس وقت آسمان سے کچھ ایسے سامان پیدا کئے ہیں کہ جن ملکوں کو مَیں نے دیکھا ہے اور امریکہ وغیرہ جن کے متعلق مَیں نے باتیں سُنیں (تھیں) مَیں اس یقین پر قائم ہوگیا ہوں کہ ان ملکوں میں عیسائیت ختم ہوچکی ہے۔ وہ چیزیں جو مَیں نے دیکھیں یا وہ باتیں جو آج خود پادری کہتے ہیں اور اخباروں میں شائع کرتے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائیت یقینی طور پر مٹ چکی ہے۔ ان کا ذکر تفصیل کے ساتھ تو انشاء اللہ کسی اَور موقع پر بیان کروں گا یا رسالے یا دو ورقوں کی شکل میں احمدیوں کے سامنے بھی اور دیگر مسلمان بھائیوں کے سامنے بھی آجائیں گی اور عیسائیوں کے سامنے بھی آجائیں گی۔ ان کے اپنے مونہوں سے نکلی ہوئی باتیں جو ثابت کرتی ہیں کہ عیسائیت ختم ہوچکی ہے اُس دنیا کے سامنے تو آچکی ہیں اور اس دنیا کے سامنے یعنی ہمارے ملکوں میں اپنے وقت پر پیش کردی جائیں گی۔ اس وقت مَیں یہ حقیقت بیان کرنا چاہتا ہوں کہ عیسائیت ان ملکوں میں مر چکی ہے اور ایک خلاء پیدا ہوگیا ہے۔ اس خلا کو پُر کرنا، اسلام کے غلبہ کے لئے وہاں کوشش کرنا یہ ہمارا کام ہے کیونکہ اس خلا کو سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب پُر نہیں کرسکتا۔ اور اگر ایک ظلمت دور ہو اور اسکی جگہ ایک دوسری ظلمت لے لے تو اس سے انسانیت کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ اگر انسان نے ابدی صداقتوں سے استفادہ کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ جھوٹ کی جگہ سچ لے۔ یہ ضروری ہے کہ اندھیرے کی جگہ روشنی لے۔ یہ ضروری ہے کہ ظلمت کی جگہ نُور لے۔ یہ ضروری ہے کہ بُتوں کی محبت کی جگہ خدا تعالیٰ کی محبت قائم ہو۔ اور یہ سوائے اسلام کے نہیں ہوسکتا۔ اور

یہ جماعتِ احمدیہ کی ذمّہ داری ہے

کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جماعت کے قیام کی غرض ہی یہ ہے کہ گمشدہ معرفت کو دنیا میں پھر سے قائم کیا جائے۔ تو ہم پر بڑی اہم ذمّہ داری عائد ہوتی ہے کہ اِن ممالک میں جو خلا پیدا ہو رہا ہے اس خلا کو اسلام کے نُور سے، اس خلا کو قرآن کریم کے دلائل و براہین سے، اس خلا کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے پُر کردیں تا شیطان پھر کبھی ان فضاؤں میں داخل ہونے کی جرأت نہ کرسکے۔

اس ذمّہ داری کو نباہنے کے لئے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم خود توحید کے ایک اعلیٰ اور ارفع مقام پر قائم ہوں۔ ضروری ہے کہ ہم خود معرفت اور عرفان کے یقینی مقام پر قائم ہوں۔ یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے نفسوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرنے والے ہوں۔ یہ ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کے علوم سے اچھی طرح واقف ہوں کہ اس کے بغیر ہم اپنی ذمّہ داریوں کو صحیح طور پر نباہ نہیں سکتے۔

ان ذمّہ داریوں کو نباہنے کے قابل بننا ہمارے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ محض زبان کے دعووں کو پسند نہیں کرتا

قرآن کریم نے منافقوں کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو صرف زبان سے دعوےٰ کرتے ہیں اور اس دعوےٰ کے بعد جو ذمّہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی مخلص مومنوں کے ساتھ جہاد پر جانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہوتے تو ایک اخلاص رکھنے والے ایک ایثار رکھنے والے مسلمان نے جو جہاد کے لئے تیاری کی تھی یہ لوگ بھی اسی طرح اس کے لئے تیاری کرتے مگر یہاں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ دعوےٰ تو ہے لیکن اس کے لئے تیاری نہیں۔

جب تلوار سے دشمنِ اسلام، اسلام پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مومن سے کہا کہ جتنی طاقت تمہیں ہے۔ جتنے مادی سامان تم اکٹھے کرسکتے ہو کرو اور میرے ار دشمن کا مقابلہ کرو مَیں تمہیں کامیابی عطا کروں گا اور خدا نے جو کہا وہ پُورا کیا۔ آج اسلام کے مقابلہ میں جھوٹے دلائل، غلط باتیں، ہر قسم کا افتراء، بودے اعتراضات نفرت کے جذبات کو ابھارنا۔ دجل کے تمام طریقوں کو استعمال کرنا۔ یہ وہ ہتھیار ہیں جو اسلام کے خلاف استعمال کئے جارہے ہیں۔ ان کا آج ہم نے مقابلہ کرنا ہے ان کا مقابلہ تلوار سے یا مادی سامانوں سے نہیں ہوسکتا۔ غلط دلائل کا مقابلہ سچے دلائل سے کیا جاسکتا ہے۔ دجل کے اندھیروں کا مقابلہ اللہ کی رضا کے نتیجہ میں جو نور حاصل ہوتا ہے اس نور سے کیا جاسکتا ہے۔

تو اپنی ذمّہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے ایثار اور فدائیت کا دعوےٰ کرنا۔ یا عزم کا اظہار زبان سے کرنا یہ کافی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی (باستثناء منافقین کہ جن کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے کہ دعوےٰ ہے مگر تیاری نہیں ہے۔ ان منافقین کے گروہ کے علاوہ)

ساری جماعت کو تیار ہونا پڑے گا

ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے۔ اور ہم جو ذمّہ دار ہیں ہم پر یہ فرض ہے کہ ہم جماعت کو تیار کریں۔ یہ ایک عظیم موقع اشاعتِ اسلام اور دینِ حق کے غلبہ کا اللہ تعالیٰ نے آسمانی فیصلوں کے ذریعہ اور فرشتوں کے نزول کے ساتھ پیدا کردیا ہے۔ ہمارے سامنے میدان خالی پڑا ہے۔ ہم نے آگے بڑھنا ہے دلائل کے ہتھیار لے کر۔ ہم نے آگے بڑھنا ہے نُور کی شمعیں ہاتھ میں لئے ہوئے۔ ہم نے آگے بڑھنا ہے توحیدِ خالص کی جو کرنیں جسموں سے پھُوٹتی ہیں۔ جب توحیدِ خالص ایک دل میں قائم ہو جاتی ہے۔ ان کرنوں کے سہارے۔ اور اس کے لئے ہمیں خود کو اور جماعت کو تیار کرنا ہے۔

اس کی تیاری کے لئے تفصیلی منصوبہ تو انشاء اللہ تعالیٰ اور اس کی توفیق سے مَیں اپنے وقت پر بیان کروں گا (ممکن ہے کئی خطبات دینے پڑیں) لیکن اصولاً مَیں اس وقت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو اپنی عادتیں بدلنی پڑیں گی۔ آپ کو بہت سی بدعات جو آہستہ آہستہ ہم میں نفوذ کر گئی ہیں۔ ان کو چھوڑنا پڑے گا۔ آپ کو ذہنی طور پر

اس بات کے لئے تیار ہونا پڑے گا

کہ اگر اسلام کی ضرورت ہمیں پکارے کہ اپنا سب کچھ چھوڑ دو ادھر آؤ اور اس

ضرورت کو پورا کرو تو جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اسلام کی آواز سُنکر سب کچھ چھوڑ کر میدانِ جہاد کی راہ لی تھی اسی طرح ہم بھی اس آواز پر اپنا سب کچھ چھوڑ کر اسلام کی خاطر اور اسلام کی اشاعت کے لئے اور توحید کے قیام کے لئے وہاں پہنچ جائیں جہاں ہماری ضرورت محسوس کی جائے۔

یہ ذہنیت ہمیں پیدا کرنی پڑے گی اور ہمیں اس وقت بڑا چوکس بھی رہنا پڑے گا۔ کیونکہ جیسا کہ کہا گیا ہے ظلمت کے ساتھ نور کی یہ آخری جنگ ہے۔ اور ظلمت خاموش نہیں رہے گی۔ وہ ہم پر باہر سے بھی حملہ آور ہو گی اور اندر سے بھی ہم پر حملہ آور ہو گی۔ وہ (منافقوں کے ذریعہ) جماعت کے اتحاد کو پاش پاش کرنے کی کوشش کرے گی۔

جو رپورٹیں میرے تک پہنچ رہی ہیں

ان میں سے بعض اس طرف بھی اشارہ کر رہی ہیں کہ بعض لوگ یہ کہتے سُنے گئے ہیں کہ اب تو کوئی چارہ نہیں رہا۔ یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کا اتحاد قائم نہ رہے بلکہ جس طرح دوسرے لوگ منتشر ہیں اور پراگندہ ہیں اسی طرح یہ جماعت بھی منتشر اور پراگندہ ہو جائے۔ اسلام دوستی تو اس سے ظاہر ہوتی ہے ان کی۔ لیکن انہوں نے اپنی نہج پر سوچنا ہے اور ہم نے ان طریقوں پر کام کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ ہمیں بتائے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے

جماعت نے اتحاد کا اتنا حسین مظاہرہ کیا ہے

کہ بہر حال مخالف اس کو پسند نہیں کرتا۔ نہ کر سکتا ہے۔ وہ رخنہ ڈالنے کی کوشش کرے گا اندرونی فتنوں کے ذریعہ سے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے ظلمت جو ہے وہ بیرونی حملوں کو بھی تیز کرے گی۔ لیکن آسمان سے فرشتوں کا نزول ہو چکا ہے اور عیسائیت دنیا سے ختم ہو چکی ہے۔ عیسائیت اب اس بات کے ماننے پر مجبور ہو گئی ہے کہ اگر ایک شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ مسیح خدا نہیں تھا تب بھی وہ عیسائی ہی رہتا ہے۔ اگر اس کا عقیدہ یہ ہے کہ بائیبل الہامی کتاب نہیں تب بھی وہ عیسائی ہی رہتا ہے۔ اگر اس کا عقیدہ یہ ہو کہ حضرت مریم کنواری نہیں تھیں اور مسیح بن باپ نہیں تھے تب بھی وہ عیسائی ہی رہتا ہے۔ اگر جتنے عقائد ہیں عیسائیت کے کوئی شخص ایک ایک کر کے چھوڑتا چلا جائے تب بھی وہ عیسائی رہتا ہے۔ اگر مسیح کو کوئی عیسائی (نعوذ باللہ) بااخلاق انسان نہ سمجھے تب بھی وہ عیسائی ہی رہتا ہے لیکن صرف یہ فقرہ ابھی مُنہ سے نہیں نکالتے کہ عیسائیت دنیا میں باقی نہیں رہی اس دنیا میں جس کا مَیں ذکر کر رہا ہوں یعنی یورپ اور امریکہ میں۔

پس آسمان سے فرشتے نازل ہو چکے اور انہوں نے عیسائیت کو ان ملکوں سے مٹا دیا اب ہمارا کام ہے کہ ہم اپنی انتہائی کوشش کر کے

خدائے واحد کے جھنڈے ان ملکوں میں گاڑ دیں

یہ ہے ہماری ذمّہ داری !!! اور اس ذمّہ داری کے نباہنے کے لئے جس حد تک ہمیں استطاعت ہو اس حد تک تیاری کرنا ہمارا فرض ہے اور ان فرائض کی طرف مختصراً مَیں اشارہ کرنا چاہتا ہوں اور خصوصاً دوستوں کو اس طرف متوجّہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کوئی طاقت اور کوئی استطاعت اور کوئی اثر و رسوخ نہیں رکھتے اور نہ ہمارے پاس وسائل و ذرائع اور تدبیر کے مادی سامان اتنے ہیں جتنے وسائل کی آج ہمیں اپنی عقل کے مطابق ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن ہمارا رب تمام طاقتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام علوم کے خزانے اس کے پاس ہیں۔ کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ کوئی طاقت اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی۔ اگر ہم دعا کے ذریعہ اس کے فضل کو جذب کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو صرف اِسی صورت میں ہم کامیاب ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ پس بہت دعائیں کرو۔ بہت دعائیں کریں۔ دعائیں کرتے ہوئے تھکیں نہ۔ ماندہ نہ ہوں۔ کہ صرف دعا کے ذریعہ سے ہمیں وہ چیز مل سکتی ہے جو آج ہمیں اپنے فرائض پورا کرنے کی توفیق دے سکتی ہے۔ اور اپنے مقصد کے حصول کی توفیق دے سکتی ہے اور ہمیں کامیاب کر سکتی ہے اور اس کے بغیر ہمارا کوئی چارہ ہی نہیں۔

پس

دعائیں کریں۔ دعائیں کریں۔ دعائیں کریں

کہ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ آخری فیصلہ جو مقدّر ہو چکا ہے آسمانوں پر ظلمت اور نور کے درمیان۔ وہ فیصلہ ہماری زندگیوں میں ہماری آنکھوں کے سامنے نافذ ہو جائے اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خدمت کی کچھ توفیق عطا کرے اور اپنی رضاء کے عطر سے ہمارے اندر اس قدر خوشبو پیدا کر دے کہ یہ زمین اور وہ آسمان اس خوشبو سے بھر جائیں اور فرشتے ہم پر درود بھیجنے لگیں۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

تری فرمانروائی کُو بکُو ہے

ہجوم آرزو ہے اور تُو ہے
فروغِ جلوۂ لَا تَقْنَطُوْا ہے

فقط در تک ترے میری رسائی
تری فرمانروائی کُو بکُو ہے

محیطِ بیکراں ہے تیری رحمت
مگر کم ظرف میری جُستجو ہے

تُو اور نکتہ نوازی عیب پوشی
زمانہ نکتہ چیں ہے عیب جُو ہے

نہ ہو تُو درگزر سے کارفرما
تو میں ہوں اور نہ میری آبرو ہے

نہیں آدابِ محفل سے شناسا
یونہی ناہید محوِ گفتگو ہے

(عبد المنان ناہید)

قرآن مجید کے حقائق و معارف

نورانی فرشتے اور ان کا مقام

مختلف ادیان فرشتوں کے متعلق مختلف نظریات رکھتے ہیں۔ بعض مذاہب نے انہیں خدا تعالےٰ کی بیٹیوں کے نام سے موسوم کیا اور بعض نے ان کی اس حد تک خوبیاں بیان کیں کہ ان کی عبادت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اَلصَّابِئِیْنَ کے متعلق مفسرین نے تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ھُمْ عَبَدَۃُ الْمَلَائِکَۃِ کہ وہ فرشتوں کی عبادت کرتے تھے۔

فرشتے ایسی مخلوق نہیں جس کے انسانوں کی طرح ہاتھ پاؤں وغیرہ ہوں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ وہ ایسی مخلوق ہیں جنہیں خدا تعالےٰ نے مخصوص طاقتیں دی ہوئی ہیں۔ جن سے وہ اپنے اپنے کام سرانجام دیتے چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ (الصّٰفّٰت)

یعنی ہم سب کے لئے ایک مقررہ مقام ہے۔ اور ہم سب خدا کے سامنے صف باندھے کھڑے ہیں۔ جس طرح سورج روئے زمین کی نباتات حیوانات پر اپنی گرمی اور روشنی کے ذریعہ اثر ڈالتا ہے۔ اور وہ ہر چیز کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اسی طرح روحانی نظام میں فرشتے بھی ایک آسمانی مخلوق ہیں جو زمین کی ہر مستعد چیز کو اس کی حیثیت۔ طاقت اور کوشش کے مطابق اس کے مقصد تک پہنچانے کے لئے خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خواہ وہ ظاہری کام ہوں خواہ باطنی دونوں امور میں یہ انسان کی خدمت کرتے ہیں۔ ملائک یعنی فرشتے ہمارے دل و دماغ اور دوسری تمام طاقتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ہر انسان اپنی نیت اور ارادہ کے موافق ان کے اثر کو قبول کرتا ہے۔ گویا فرشتے ایک ذریعہ ہیں جن کے سبب انسان مختلف اثرات کی وجہ سے روحانی ترقیات کی منازل طے کرتا ہے۔ ان میں بعض ایسے ہیں۔ جو اپنی تاثیرات کی وجہ سے ہوا کو چلاتے ہیں۔ بعض مینہ برساتے ہیں۔ اور بعض دیگر امور سرانجام دیتے ہیں جو ان کے سپرد ہیں۔

ہماری روحانی ترقی اور دل اور دماغ کی ترقی میں ان نفوس نورانیہ کا بھی دخل ہے۔ یہی وجہ ہے اسلام نے فرشتوں پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ فرشتے انسان سے افضل ہیں۔ اور نہ یہ کام ان کی فضیلت پر دلالت کرتا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کی رو سے وہ اس کام میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے لگائے گئے ہیں۔ ان کی مرضی کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ اطاعت کرنا ہی ان کا کام ہے۔ ان کی مثال ایک چٹھی رساں کی سی ہے۔

انسان کی فضیلت اس کی دو خوبیوں کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝

یہاں الامانۃ سے مراد عشق و محبت الٰہی اور مورد ابتلا ہو کر پھر پوری طرح اطاعت کرنا ہے۔

"انسان میں یہ دو خوبیاں تھیں کہ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے نفس پر ظلم کر سکتا ہے۔ دوسری یہ خوبی کہ وہ خدا تعالےٰ کی محبت میں اس درجہ تک پہنچ سکتا ہے جو غیر اللہ کو بکلی فراموش کر دے۔" (توضیح مرام ص۴۲)

جب انسان ان دو خوبیوں کو اپنے اندر اچھی طرح پیدا کر لیتا ہے تو فرشتے اس پر اترتے ہیں اور اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"سجدہ کے لفظ سے خدا تعالےٰ نے یہ ظاہر کر دیا کہ ملائکہ انسان کامل سے افضل نہیں ہیں بلکہ وہ شاہی خادموں کی طرح سجدات تعظیم انسان کامل کے آگے بجا لا رہے ہیں۔" (توضیح مرام)

ملائک کے درجات اور کام

فرشتوں کے مختلف درجات ہیں کوئی بڑا ہے اور کوئی چھوٹا اور ہر ایک اپنا مفوضہ کام کرتا ہے۔ وہ ایک سی عظمت اور بزرگی نہیں رکھتے اور نہ ہی ان کے سپرد ایک سے کام ہیں۔ ہاں ان کو مختلف استعدادیں دی گئی ہیں اور وہ ان کی وجہ سے مختلف قسم کے اثرات ڈالتے رہتے ہیں۔ مثلاً جبرائیل فرشتہ ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اس کے سپرد مختلف کام ہیں۔ اور ان کاموں میں سے ایک کام یہ ہے کہ وہ اس شخص پر نازل ہو جسے وحی الٰہی کے لئے منتخب کیا گیا ہو۔

انسان پر فرشتوں کے مختلف اثرات ہیں اور ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا اثر انسان پر اس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ ابھی رحم میں ہوتا ہے۔ اور دوسرا اثر جب انسان مکمل صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس وقت اس کے وجود کی پوشیدہ طاقتوں کو ترقی کی انتہا تک پہنچانے کے لئے فرشتے اثرات ڈالتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے تمام ارادے فرشتوں کے توسط سے دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ ظاہری ہوں یا باطنی دینی ہوں یا دنیوی فرشتے بطور وسائط کے قائم کرتے ہیں۔ اور کوئی ارادہ بغیر ان کے توسط کے دنیا میں ظاہر نہیں ہوتا۔

فرشتوں کا مختلف شکلوں میں نازل ہونا

فرشتوں میں سے ہر ایک کا الگ مقام اور کام ہے اور وہ اس کام کو اپنے اثرات کے ماتحت اپنی جگہ پر رہتے ہوئے سرانجام دیتا ہے۔ فرشتے جب نازل ہوتے ہیں تو اصلی شکل میں نہیں بلکہ دوسری شکلیں اختیار کر کے مثلاً صحیح مسلم میں روایت ہے۔

فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ ...... ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوْهُ عَلَيَّ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرَادَ اَنْ تَعَلَّمُوْا

یعنی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک آدمی آیا (ایک اور روایت میں ہے کہ اس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے) وہ آپ کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ گیا . . . پھر وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو میرے پاس واپس لاؤ۔ اس پر اسے تلاش کیا گیا۔ لیکن وہ نہ ملا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ جبریل علیہ السلام تھے وہ تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔

(مسلم جلد اول کتاب الایمان ص۲۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کبوتر کی شکل میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اترے۔ چنانچہ متی میں لکھا ہے۔

"اور یسوع بپتسمہ لے کر فی الفور پانی کے اوپر سے گیا اور دیکھو اس کے لئے آسمان کھل گیا۔ اور اس نے خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے اوپر اترتے دیکھا۔" (متی ۳/۱۶)

خلاصہ یہ کہ ملائکہ پر ایمان لانا جزو ایمان ہے۔ تمام نیک تحریکیں ملائکہ کے ذریعہ ہی پیدا ہوتی ہیں۔ ان تحریکات کو اپنانے کے نتیجہ میں انسان بہت جلد اپنی اصلاح کر کے ترقیات کی منازل طے کرنے لگتا ہے۔ اور ملائکہ اپنے فرائض اپنی جگہ پر رہ کر سرانجام دیتے ہیں۔ اور وہ اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور ان کے اثرات ہمارے قلب سے روح اور دماغ پر پڑتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح سیاروں، سورج اور چاند کا اثر مادی اشیاء پر پڑتا ہے۔

(ملک رفیق احمد ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
— اخبار الفضل —
خود خرید کر پڑھے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قبولیتِ دُعا کی خاص ساعت

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن مسلمہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے مالک سے۔ مالک نے ابوالزناد سے۔ ابوالزناد نے اعرج سے۔ اعرج نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں ایک گھڑی ہے۔ جو مسلمان بندہ اس گھڑی کو ایسی حالت میں پائے گا کہ وہ (اس میں) کھڑا نماز پڑھ رہا ہوگا تو وہ جو کچھ بھی اللہ سے مانگے گا وہ اس کو ضرور دے گا۔ اور آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی تھوڑی سی ہے۔

تشریح:۔ قبولیت کی خاص گھڑی کا ذکر کرکے یہ ارشاد کر دیا ہے کہ بالکل ممکن بلکہ قرین قیاس ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی الٰہی کی تجلّی سے انکشاف ہوگیا ہو کہ یہ قبولیت کی گھڑی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ دعا کرنے کے معاً بعد اسی وقت بارش کا شروع ہو جانا اس خاص قبولیت پر ایک شاہد ناطق ہے۔

قبولیت کی اس گھڑی کی تعیین میں متعدد اقوال مروی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ صحیح ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ قبولیت کی گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے اور نماز سے فارغ ہونے کے درمیان ہے۔ اور اسبارہ میں عبداللہ بن سلامؓ کی روایت بھی بہت مشہور ہے کہ وہ گھڑی عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک ہے حضرت ابوہریرہؓ نے اُن پر اعتراض کیا ہے کہ اس وقت تو نماز جائز نہیں۔ اور ان کی محولہ بالا روایت میں ہے۔ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي یعنی وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو۔ عبداللہ بن سلامؓ نے اس کا یہ جواب دیا۔ کہ نماز کی انتظار کرنے والا بھی نماز میں ہی ہوتا ہے۔ ابوہریرہؓ یہ جواب سُن کر خاموش ہوگئے۔ اس سے بعض نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ وہ روایتیں جن میں حدیث نبویؐ کے الفاظ سے "قَائِمٌ" کا لفظ محذوف ہے باعتبار لفظی صحت زیادہ صحیح ہیں۔ ورنہ ابوہریرہؓ عبداللہ بن سلام کو لفظ قَائِمٌ کی طرف توجہ دلاتے۔ کیونکہ کھڑے ہوکر نماز کا انتظار کرنا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کے نزدیک یہ لفظ ثابت شدہ نہیں۔ اور نماز کی انتظار کرنے والا عموماً بیٹھا ہوتا ہے۔ اسلئے صلوٰۃ سے مطلق دعا اور نماز کی حالت مراد ہے۔ عبداللہ بن سلام کی روایت بھی صحیح ہے۔ قائم یصلی کے الفاظ کی وجہ سے ان کی روایت باعتبار سند کمزور نہیں۔ کیونکہ لفظ "قیام" مجازاً مداومت کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قَامَ یُصَلِّی کے معنے ہوں گے دعا کرتا رہے امام ابن حجر عسقلانیؒ نے مختلف اقوال پر جرح قدح کرکے آخر میں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قبولیت کی گھڑی کا تعلق درحقیقت ہر نمازی کی اپنی معنویات سے ہے جو مختلف اوقات میں فیوض ربانیہ کا مورد بن کر استجابت دعا کی مستحق ہوتی ہیں۔ یہ مذہب صحیح ہے اور اسی کو امام غزالیؒ اور دیگر اہل اللہ نے قبول کیا ہے۔ قرآن مجید میں اس مبارک گھڑی کو انابت الی اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ انابت کے معنی جھکاؤ۔ اس میں مضطرب انسان بھی استجابت دعا سے نوازا جاتا ہے (سورۃ الزمر: ۸ اور الروم: ۳۴) اور انابت کی ایک حالت دائمی ہے جس سے انبیاء و اولیاء اللہ علی قدر مراتب مخصوص ہیں۔ اُن کا قلب منیب لوگوں کے دکھوں سے مضطر ہوکر آستانہ الٰہی پر جھکتا اور دعا کرتا ہے اور یہ دعا آناً فاناً سنی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں ہے کہ اس مبارک گھڑی میں جو کچھ بھی دعا کرنے والا مانگے گا۔ وہ اسے دیا جائے گا۔ اس سے مراد یہی ہے کہ ان قوانین الٰہیہ کے تحت جو اللہ تعالیٰ نے قبولیتِ دعا کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوگی۔

سیرۃ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا

۲ دو روایات

ذیل میں دو روایات درج کی جاتی ہیں جن کو پڑھکر اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ کی روحانی آنکھوں نے کیسے معلوم کر لیا تھا کہ آپ کا ایک پوتا (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ) کسی دن روحانی بادشاہ بن کر مخلوقِ خدا کا ہادی بنے گا لہذا آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کی تربیت فرمائی اور اس کی پرورش خصوصی طور پر اپنے ہاتھوں سے کی۔

۱۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ لکھتے ہیں ۔—— چوتھی بات جو آپ کے وجود مبارک (یعنی حضرت اماں جان) سے جماعت احمدیہ اور اسلام کو میسر آئی یہ تھی کہ آپ نے جب دیکھا کہ آپ کا فرزند پیارا محمود بچپن سے ہی اپنے پیارے والد علیہ السلام پر فدا ہے اور حضور کے کاموں میں پورا مددگار بنا ہوا ہے اور اپنی جان کو اسی طرح اسلام کے لئے لڑا رہا ہے جس طرح حضرت مسیح موعود نے اپنی جان کھپا دی تھی اور دیکھا کہ یہ اپنی اولاد کی خبرگیری نہیں کر سکے گا تو آپ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بڑے بیٹے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد سلمہ کو آپ نے اپنا بیٹا بنا لیا اور ان کی تربیت میں اسی طرح لگ گئیں جس طرح ایک وقت میں اپنے پیارے محمود کی تربیت کی تھی۔ آج ہم اس عزیز کو حضرت محمود ایدہ اللہ کا بیٹا کہہ کے پکارتے ہیں لیکن مشاہدہ کرنے والی دوربین آنکھیں آوعا بیاں سیدہ اماں جان کا کہنے پر مجبور ہوں گی۔ کوئی کیا جانے؟ کہ کس پیار اور کس محبت سے آن سیدہ نے اس پیارے کو رکھا اور کیا ہی اعلیٰ تربیت دی کہ وہ آج ہماری آنکھوں کا تارا ہے اور ایک بڑا درخشں ستارہ ہے"۔

(رسالہ نصرت اکتوبر ۲۶۰ مطبوعہ لاہور ۱۹۶۱ء)

۲۔ محترمہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دکن لکھتی ہیں:۔

"یوں تو خاندان کے بنیادی فرد ہونے کی حیثیت سے آپ (حضرت اماں جانؓ) ہر فردِ خاندان سے محبت والفت سے پیش آتی ہیں۔ لیکن صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اپنے بڑے پوتے سے خاص الفت ہے۔ ایک مرتبہ عاجزہ کو صاحبزادہ صاحب کا مکان لے جاکر بتلایا جو کہ حضرتہ نے تعمیر کروایا ہے (دارالنصرۃ قادیان) آپ نے اس مکان کے بالائی حصہ پر بیت الدعا دکھلا کر فرمایا کہ میں نے تبرکاً حضرت مسیح موعودؑ کے گھر کی ایک اینٹ مکان کے بالائی حصہ میں لگوادی ہے حضرتہ کا یہ جذبۂ عقیدت حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی ہزاروں دلیلوں سے بڑھ کر ایک دلیل ہے"

(خاکسار عزیز الرحمان منگلا مربی سلسلہ احمدیہ)

چندہ سالانہ اجتماع انصاراللہ

مجلس انصاراللہ کا سالانہ اجتماع اپنی گذشتہ شاندار روایات کیساتھ چند دنوں تک مرکز سلسلہ احمدیہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ہر رکن پر ایک روپیہ فی کس چندہ مقرر ہے گو اس شرح کے حساب سے اگر سو فی صدی بھی ہو تو اخراجات اس سے بڑھ جاتے ہیں۔ تاہم پوری وصولی ہو جانے سے مرکز کو سہولت ہو جاتی ہے پس اجتماع سے قبل اس مد کا سو فی صدی چندہ جو نہایت ہی قلیل ہے جلد ادا فرما دیجئے۔ انصاراللہ ربوہ پر چونکہ مہمانوں کی میزبانی کا بھی فرض عائد ہوتا ہے اسلئے ان کے لئے مجموعی طور پر تین روپے فی رکن سالانہ شرح مقرر ہے۔ زعیم صاحب اعلیٰ ربوہ وصولی کے لئے کوشاں ہیں اہالیان ربوہ ان سے پورا تعاون کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصاراللہ مرکزیہ)

تاریخِ اسلام

اصحابِ فیل اور انکی تباہی

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ

یعنی اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی استعمال کرنے والوں سے کیا سلوک کیا؟

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اصحابِ فیل کے واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے گو اَلَمْ تَرَ کے لفظی معنی یہی ہیں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں لیکن اس جگہ درحقیقت اس سے مراد یہ ہے کہ اے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ کو اس واقعہ کی حقیقت کا اچھی طرح سے اور بخوبی علم ہے۔

اصحاب فیل کا واقعہ اس سال وقوع پذیر ہوا جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی۔ اس وقت یمن پر عرب کی قوم حمیر کے ایک بادشاہ ذونواس حمیری حکمران تھا۔ وہ مذہباً یہودی تھا یا یہودیوں کی طرف بہت مائل تھا اور عیسائیوں کا سخت دشمن تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اس نے غصہ میں آکر اپنے ملک کے کئی ہزار عیسائی گرفتار کر لئے اور خندقیں کھود کر انہیں زندہ جلا دیا صرف ایک عیسائی جس کا نام دوس ثعلبان تھا بچ کر بھاگ نکلا اور عیسائی بادشاہ قیصرِ روم کے پاس پہنچ کر فریاد کی کہ اس قتلِ عام کا بدلہ لیا جائے۔ قیصرِ روم نے حبشہ کے عیسائی حکمران کے نام جو اس کے ماتحت تھا ایک چٹھی لکھ کر اسے دی جس میں اس نے لکھا کہ دوس ذوثعلبان کی مدد کرو۔ حبشہ کے بادشاہ نے جس کا نام اصحمہ بن بحر تھا اپنے دو جرنیل ایک بڑے لشکر کے ساتھ یمن بھجوائے ان میں سے ایک کا نام ارباط تھا اور دوسرے کا نام ابرہہ بن الصباح۔ ان دونوں جرنیلوں نے حمیری حکومت سے جنگ کی اور اسے شکست دے کر یمن میں مسیحی حبشی حکومت قائم کی۔ کچھ عرصہ کے بعد دونوں جرنیلوں میں اختلاف ہو گیا۔ دونوں میں جنگ ہوئی ارباط مارا گیا اور ابرہہ یمن کا بادشاہ بن گیا۔ اس نے یمن میں ایک بہت بڑا گرجا بنوایا جو تاریخ میں قلیس کے نام سے مشہور ہے اسنے مختلف ذرائع سے یہ کوشش شروع کر دی کہ عرب خانہ کعبہ کو چھوڑ کر قلیس کو اپنا مذہبی مرکز بنا لیں۔ یہی وہ ابرہہ ہے جس کا واقعہ اصحاب الفیل سے تعلق ہے۔ اس نے جب دیکھا کہ عرب لوگ باوجود کوشش کے اس کے بنائے ہوئے گرجا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بلکہ ان کی عقیدتوں کا مرکز خانہ کعبہ ہی ہے تو اس نے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے سال مکہ پر حملہ کرنے کے لئے ایک لشکر جمع کرنا شروع کر دیا اور یہ ناپاک ارادہ کیا کہ نعوذ باللہ خانہ کعبہ کو مسمار کر دیا جائے تاکہ لوگوں کی توجہ اس کے گرجا کی طرف ہو سکے۔

اس نے ایک لشکرِ جرار تیار کیا اور ساتھ ہی کچھ ہاتھی بھی لے لئے جن سے مکہ والوں پر رُعب ڈالنا مقصود تھا اور غرض یہ تھی کہ خانہ کعبہ کی دیواروں کو آدمیوں کے ذریعے نہ گرایا جائے بلکہ چاروں دیواروں کو دو دو تین تین ہاتھیوں سے باندھ دیا جائے اور ایک جھٹکے میں اس کی چاروں دیواروں کو بہ یک وقت نعوذ باللہ گرا دیا جائے۔ ابرہہ کا لشکر شمال کی طرف بڑھتے بڑھتے خثعم قبیلہ کی زمین پر پہنچا جو کہ طائف اور یمن کے درمیان واقع تھی وہاں ایک عرب لشکر مقابلہ کے لئے تیار تھا لیکن کہاں مختلف قبائل کے غیر منظم اشخاص اور کہاں ابرہہ کی باقاعدہ اور منظم فوج۔ عرب لشکر نے شکست کھائی اور ابرہہ بڑھتے بڑھتے مغمس نامی مقام تک پہنچ گیا جو کہ مکہ معظمہ سے بالکل قریب واقع ہے اس مقام پر پہنچ کر ابرہہ نے اسود بن مقصود حبشی کو کچھ فوج دے کر روانہ کیا تاکہ وہ مکہ کے حالات کا جائزہ لے کر آئے۔ وہ جب واپس آیا تو بہت سے جانور جو مکہ کی نواحی وادیوں میں چر رہے تھے ہانک کر ساتھ لے آیا۔ ان جانوروں میں حضرت سرورِ کائنات محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب کے بھی دو سو اونٹ تھے۔ جب آپ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ابرہہ کے دربار میں جا پہنچے۔ ابرہہ نے جب ایک نہایت وجیہ، خوبصورت اور قدآور انسان کو اپنے سامنے کھڑے دیکھا تو وہ بہت متاثر ہوا۔ اس نے دریافت کیا کہ آپ کس غرض سے تشریف لائے ہیں حضرت عبدالمطلب نے کہا آپ کے آدمی میرے اونٹ پکڑ لائے ہیں وہ مجھے واپس کر دیئے جائیں۔ ابرہہ نے بڑی حیرانگی سے کہا کہ میں ایک بڑی فوج کے ساتھ آپ کے مقدس مقام کو گرانے آیا ہوں تعجب ہے کہ آپ نے اسے بچانے کی تو درخواست نہیں کی اور اپنے اونٹوں کا ذکر کر رہے ہیں۔ کیا یہ اونٹ آپ کو اپنے مقدس مقام سے زیادہ عزیز ہیں؟ اس پر حضرت ابوالمطلب نے جواب دیا کہ اونٹ میرے ہیں اس لئے مجھے ان کا فکر ہے۔ خانہ کعبہ کو ہم خدا کا گھر سمجھتے ہیں اس لئے ہمیں یقین ہے کہ وہ آپ اپنے گھر کا فکر کرے گا اور اسے بچائے گا۔ ابرہہ یہ جواب سُن کر مبہوت رہ گیا۔ اس نے اونٹ واپس کر دئے اور گہری سوچ میں پڑ گیا۔

دوسرے دن صبح کے وقت ابرہہ نے خانہ کعبہ کو گرانے کے ناپاک ارادہ کے ساتھ اپنے لشکر کو پھر روانگی کا حکم دیا۔ سب سے پہلے ہاتھی نکالے گئے تاکہ ان کے پیچھے لشکر روانہ ہو۔ الٰہی تصرّف کے ماتحت ابرہہ کا سب سے بڑا ہاتھی جسے ہاتھیوں کا سردار سمجھا جاتا تھا اور جو سب سے آگے تھا بیٹھ گیا اور اس نے چلنے سے انکار کر دیا۔ اسے چلانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی مگر وہ نہ چلا۔ جب اسے بہت مارتے اور وہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوتا تو مکہ کی طرف جانے کی بجائے مُنہ دوسری طرف کر کے چلنے لگتا۔ ابھی ہاتھی کو چلانے کی کوشش ہو ہی رہی تھی کہ ابرہہ کو خبر پہنچی کہ بعض سپاہیوں کے جسموں پر چیچک نمودار ہو گئی ہے۔ چیچک دراصل حبشہ سے ہی آئی ہے اور حبشیوں کے لئے یہ متعدی مرض بہت ہی مہلک ہوتی ہے۔ جب یہ صورت حال پیدا ہوئی تو لشکر کی روانگی ملتوی کر دی گئی۔ دوسرے دن ہزاروں سپاہی اس بیماری سے تڑپنے لگے اور دھڑا دھڑ مرنے لگے تمام لشکر میں کھلبلی مچ گئی۔ بالآخر فیصلہ کیا گیا کہ فوج کو اِدھر اُدھر منتشر ہو جانا چاہیئے تاکہ یہ متعدی مرض فوج میں زیادہ نہ پھیلنے پائے۔ چنانچہ ساری فوج منتشر ہو کر بھاگ نکلی اور اس کا اکثر حصہ ہلاک ہو گیا۔ ابرہہ بھی اس تباہی کو دیکھ کر یمن کی طرف بھاگ نکلا مگر راستے میں اسے بھی چیچک نے جو دراصل قہرِ الٰہی تھی آن لیا۔ اس کے سارے جسم میں پیپ پڑ گئی۔ بالآخر جب وہ صنعاء کے مقام پر پہنچا تو اس کا آخری وقت آگیا اور وہ ذلّت کے ساتھ ہلاک ہو گیا۔ اس غیر معمولی قہر نے ایک تہلکہ مچا دیا۔ لوگ لاشیں چھوڑ چھوڑ کر بھاگنے لگے چاروں طرف سے گدھ اور چیل آکر وہاں جمع ہو گئے اور انہوں نے لاشوں کو نوچ نوچ کر اور پتھروں پر مار مار کر کھانا شروع کر دیا۔ قرآن کریم کی سورہ الفیل میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اصحابِ فیل پر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کی پاداش میں عذاب نازل کیا اور اپنے غیر معمولی تصرّف سے ابرہہ کو اس کے ناپاک ارادے میں ناکام و نامراد کر کے ہلاک کر ڈالا۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس واقعہ کو بیان کرنا یہ پیشگوئی بھی اپنے اندر رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کا محافظ ہے۔ آئندہ بھی اگر کسی نے اسکے متعلق کوئی ناپاک ارادہ کیا تو اللہ تعالےٰ اصحابِ فیل کی طرح اسے بھی اپنے قہر اور عذاب کا نشانہ بنا کر خانہ کعبہ کی حفاظت فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(اس واقعہ کے مزید تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر جلد ششم حصہ سوم)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مؤرخہ ۱۱-۱۲-۱۳؍جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال چونکہ رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۱-۱۲-۱۳؍جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات جمعہ۔ ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

حقائق و نکات

جنگ کا طریق کار!

سوال:۔ ویت نام کی جنگ خوفناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ امریکہ اس کا علاج پھیلاؤ کو سمجھتا ہے۔ آپ کا اس کے متعلق کیا اندازہ ہے۔

جواب:۔ میں اسے بہت بری طرح محسوس کرتا ہوں۔ یہ طریق اٹھارویں صدی کے طریقِ جنگ سے مشابہ ہے۔ یہ ایسا ہے جیسے آپ شطرنج کھیل رہے ہیں۔ اٹھارویں صدی میں جنگ شطرنج کی طرح ہوتی تھی۔ اگرچہ اس وقت بھی بڑی خوفناک تھی۔ لوگ زخمی ہوتے، مارے جاتے تھے وغیرہ۔ مگر اٹھارویں صدی میں جنگ محدود ہوتی تھی یہ چند پیشہ ور وردی پوش سپاہیوں تک محدود رہتی تھی۔ جو رضا کار ہوتے تھے خاص طور پر متعین نہیں ہوتے تھے۔

جنگ کرنا نسلِ انسانی کے خلاف جرم کا حکم رکھتا ہے۔ کیونکہ آج یہ ایٹمی جنگ تک پھیل سکتی ہے جس سے اس کے وسیع تر میدان اور وادیاں ناقابل بود و باش ہو جاتی ہیں۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ ویت نام میں واشنگٹن دیدہ و دانستہ جنگ کو وسعت دے رہا ہے۔ قدم بقدم اوپر جا رہا ہے جس کی آخری سیڑھی ایٹمی عالمی جنگ ہے۔

امریکہ چین سے مڈھ بھیڑ کے نزدیک پہنچ گیا ہے۔ تم جانتے ہو کہ فرانس کا ویت نام میں کیا حال ہوا تھا۔ اور پھر جاپان کا چین میں کیا حال ہوا۔

اگر چین سے جنگ چھڑ گئی تو روس کی حالت وہی ہوگی جو امریکہ کی پہلی دو عالمی جنگوں کے آغاز میں تھی۔ یعنی یہ کہ وہ جنگ سے باہر رہے اور وہ باہر ہی رہنا چاہتا تھا۔ مگر فرض کرو کہ تم تیس چالیس لاکھ فوج چین میں داخل کر کے اس مقام تک پہنچ جائے جہاں جاپان چین کو فتح کرنے کے لئے پہنچ گیا تھا۔ فرض کرو کہ تم چین کے تمام وہ مشینی اڈے اڑا دیتے ہو جو اس نے بیس سال میں تعمیر کئے ہیں حالانکہ یہ سخت مجرمانہ فعل ہوگا کیونکہ چین نے اس مشینی ترقی سے ہی اپنے عوام کا معیار زندگی قدرے بلند کیا ہے۔ فرض کرو تم چین کے اس تعمیری کام کو خاک میں ملا دیتے ہو۔ اس صورت میں کیا روس چپکے بیٹھ کر دیکھتا رہیگا۔ کہ تم چین کو اس طرح دبا دو کہ وہ تمہارے پاؤں میں گر پڑے اور تم اس پر قابض ہو کر چھا جاؤ۔ کیونکہ اس کے تو معنے یہ ہوں گے کہ تم تمام دنیا کے مالک بن گئے ہو اور اب روس کو بھی اپنا غلام بنا سکتے ہو۔ روس ہرگز تم کو اس مقام تک پہنچنے کی اجازت نہیں دے سکتا اسی طرح جس طرح امریکہ ہٹلر کو برطانیہ اور روس اور فرانس کو ختم کرنے کی اجازت دے سکتا تھا۔ لہٰذا روس جلد یا بدیر مجبور ہوگا کہ وہ تمہارے راستہ میں حائل ہو۔ جس طرح کی توسیع جنگ کا ارتکاب آج واشنگٹن کر رہا ہے وہ لازماً اس نتیجہ پر پہنچانے والی ہے۔

امریکی عوام اور ان میں وہ بھی شامل ہیں جو نہایت ذمہ دار عہدوں پر تعینات ہیں نادانستہ طور پر اس غلطی میں مبتلا ہیں کہ وہ دوسروں پر وہ ہلاکت ڈال رہے ہیں جس میں وہ خود مبتلا نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ شمالی ویٹ نام کے باشندوں کا اس بمباری کے متعلق کیا احساس ہے۔ گزشتہ عالمی جنگ میں جو شخص برطانیہ میں تھا جان سکتا ہے کہ اس وقت شمالی ویٹ نام کے رہنے والے کیا محسوس کرتے ہیں۔ ہمیں علم ہے کہ حقیقت میں ایسی حالت میں لوگ نتیجہ سے بے پرواہ ہو کر جم جاتے ہیں۔ کہ جو ہوگا سو ہوگا مگر شکست قبول نہیں کریں گے کسی امریکی کو اپنے گھر میں بمباری کا تجربہ نہیں۔

مغربی دنیا میں ایسی جنگ کی مثالیں موجود ہیں۔ ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ یورپ کے کیتھولک اور پراٹسٹنٹ فرقے دونوں اپنی اپنی جگہ یہ خیال کرتے تھے کہ دوسرے فرقے کی موجودگی میں زندگی دوبھر ہے۔ اس خیال سے سولھویں اور سترھویں صدی میں یہ دونوں فرقے باہم متصادم اور برسرپیکار رہے۔ یہاں تک آخر ان کو مجبوراً یقین کرنا پڑا کہ ان میں سے کوئی فرقہ دوسرے کو کلی طور پر ملیا میٹ نہیں کر سکتا۔ اس تاثر کے بعد انہوں نے باہم جنگ و پیکار سے توبہ کر لی۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے دین مسیحیت کو ایسا نقصان پہنچایا کہ جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

غیر جوہری زمانہ میں یہ ممکن تھا کہ ایک دوسرے کو ملیا میٹ کرنے کے لئے آزمائش کی جائے جو بعد میں معلوم ہو کہ ایسا کرنا ناممکن ہے۔ لیکن اس جوہری زمانہ میں ہم ایسی آزمائش کی عیاشی نہیں کر سکتے۔ ہمیں اس کو قبل از وقت ہی تجربہ سے حاصل کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر جوہری جنگ چھڑ گئی تو ایسا سبق سیکھنے کے لئے لوگ موجود ہی نہیں رہیں گے سب فنا ہو جائیں گے۔ (ٹائن بی)

(پاکستان ٹائمز لاہور۔ ۲ر اکتوبر ۱۹۶۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف تذکرہ میں یوں مرقوم ہے:۔

"دیکھا کہ میں کسی راستہ پر چلا جاتا ہوں۔ گھر کے لوگ بھی ساتھ ہیں اور مبارک احمد کو میں نے گود میں لیا ہوا ہے۔ بعض جگہ نشیب و فراز بھی آجاتا ہے جیسے کہ دیوار کے برابر چڑھنا پڑتا ہے مگر آسانی سے اتر چڑھ جاتا ہوں اور مبارک اسی طرح میری گود میں ہے۔ ارادہ ہے کہ ایک مسجد میں جانا ہے۔ جاتے جاتے ایک گھر میں داخل ہوتے ہیں گویا وہ گھر ہی "مسجد موعود" ہے۔ جس کی طرف ہم جا رہے ہیں اندر جاکر دیکھا ہے کہ ایک عورت بعمر ۱۸ سال سفید رنگ وہاں بیٹھی ہے اس کے کپڑے بھگوے رنگ کے ہیں مگر بہت صاف ہیں۔ جب اندر گئے تو گھر والوں نے کہا کہ یہ "احسن" کی ہمشیرہ ہے۔"

(الحکم ۲۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء
تذکرہ طبع ۲۱۔ ص ۴۸۲)

اس کشف میں حضرت مسیح موعودؑ کا بہ معیتِ اہلِ خانہ خود و بہمراہی مبارک احمد صاحب۔ ایک نشیب و فراز والے راستہ پر چل کر ایک "مسجد موعود" تک سفر کرنا (جس میں ایک عورت بیٹھی ہے) دکھایا گیا ہے چونکہ انبیاء کی بعض پیشگوئیاں خلفاء کے ذریعہ پوری ہوتی ہیں لہٰذا یہ پیشگوئی میرے نزدیک یوں پوری ہوئی کہ

۱۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سفر یورپ پر تشریف لے گئے
۲۔ آپ کے اہلِ خانہ ساتھ تھے
۳۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۴۔ راستہ نشیب و فراز والا تھا (یعنی ہوائی سفر)
۵۔ آپ کی منزلِ مقصود ایک مسجد تھی۔
۶۔ اس مسجد کا تعلق عورتوں سے ہے یعنی مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن۔ ڈنمارک واللہ اعلم

(خاکسار عزیز الرحمٰن افسر منگلا عربی مدرسہ احمدیہ)

احباب جماعت احمدیہ اپنے مشورہ سے ممنون فرمائیں

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے اور مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظامات کی تیاری جاری ہے ہماری طرف سے پوری کوشش کی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بہتر سے بہتر ہوں۔ لیکن پھر بھی بعض اوقات بعض چیزیں ہمارے سامنے نہیں آتیں جس کی وجہ سے ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

لہٰذا احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جہاں انہوں نے کوئی نقص مشاہدہ کیا ہو تو براہ مہربانی اس کے بارہ میں معین طور پر مجھے مطلع فرمائیں یا اگر ان کے ذہن میں عمومی طور پر کوئی مفید تجویز ہو تو مجھے بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ تا آئندہ کے لئے ایسے نقائص کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور مفید اور قابل عمل تجاویز پر حتی المقدور عمل کیا جائے۔

اس سلسلہ میں بیرونی اور مقامی دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ کھل کر مشورہ دیں اور کسی بھی نقص کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تامل نہ کریں۔ آپ کی تنقید ہمارے انتظامات کو بہتر بنانے میں ممد ہوگی۔ (افسر جلسہ سالانہ)

اجتماع خدام الاحمدیہ کے سلسلے میں ضروری اطلاعات

علمی مقابلہ جات

اس سال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر جو مقابلہ جات ہوں گے۔ ان کی تفصیل اور ہدایات درج ذیل ہیں۔

۱ - امسال مندرجہ ذیل مقابلے ہوں گے:

۱ - حفظ قرآن کریم ۲ - تلاوت قرآن کریم ۳ - ترجمہ و تفسیر قرآن کریم (ہر سہ معیار) ۴ - مطالعہ احادیث (ہر سہ معیار) ۵ - مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (ہر سہ معیار) ۶ - مضمون نویسی (ہر سہ معیار) ۷ - تقاریر (ہر سہ معیار) ۸ - مشاہدہ و معائنہ ۹ - عام دینی معلومات (ہر سہ معیار) ۱۰ - نظم ۱۱ - اذان ۱۲ - پیغام رسانی (ٹیم چھ افراد پر مشتمل ہوگی) ۱۳ - قصیدہ یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ (زیادہ سے زیادہ اشعار۔ صحیح تلفظ اور ترجمہ کے ساتھ۔)

ضروری نوٹ:۔

۱ - پہلے ۹ مقابلوں میں شامل ہونیوالے خدام کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے تعلیمی کارڈ ہمراہ لائیں۔ ورنہ وہ مقابلوں میں شریک ہونے کے مجاز نہ ہوں گے ۲ - جس خادم کے تعلیمی کارڈ کے اندراجات سب سے زیادہ مکمل و صحیح ہوں گے وہ خصوصی انعام کا مستحق ہوگا ۳ - نظم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار" کے پہلے پانچ شعر سنانے ہوں گے۔

۲ - پرچہ جات۔ دوران اجتماع مندرجہ ذیل تین پرچے تحریری طور پر ہوں گے۔ ان تینوں پرچوں میں تمام خدام کی شمولیت لازمی ہوگی۔

۱ - پرچہ قرآن کریم ۲ - پرچہ عام دینی معلومات ۳ - پرچہ ذہانت

نوٹ:۔ ان پرچہ جات میں اول آنے والے خدام کو انعام دیا جائے گا۔ دینی معلومات کے پرچہ میں نماز کا ترجمہ اور تینوں اختلافی مسائل کے بارہ میں ایک ایک آیت اور حدیث ترجمہ کے ساتھ ضرور پوچھی جائے گی۔ ابھی سے خدام تیاری کو لیں۔ قائدین خاص اہتمام فرمائیں۔

۳ - عناوین تقریری مقابلے

— معیار اول و دوم کیلئے

۱ - رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عَبْدًا اِلَی اللّٰہ کی حیثیت میں
۲ - احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب
۳ - اسلام اہل مغرب کی نظر میں

— معیار دوم کے لئے

۱ - برکاتِ خلافت
۲ - فضائل قرآن ۳ - ایک مثالی خادم کا کردار

نوٹ:۔ ۱ - معیار اول و دوم کے لئے تقریر کا وقت ۵ سے ۷ منٹ اور معیار سوم کے لئے ۴ سے ۶ منٹ ہوگا۔ لیکن ضرورت کے مطابق وقت میں کمی کی جائیگی۔ ۲ - لکھی ہوئی تقریر پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۴ - مقابلہ جات کے معیار

معیارِ اول:۔ گریجویٹ۔ فاضل۔ جامعہ احمدیہ میں درجہ ثانیہ اور اس سے زیادہ
معیارِ دوم:۔ میٹرک جامعہ احمدیہ درجہ اولیٰ والے
معیارِ سوم:۔ پہلے دونوں معیاروں سے کم تعلیمیافتہ

نوٹ:۔ ادنیٰ معیار والے خدام کو اعلیٰ معیار میں شامل ہونے کی اجازت ہوگی

۵ - مضمون نویسی۔ کسی ایک عنوان پر مضمون لکھنا ہوگا

۱ - حضرت فضل عمر کے کارنامے ۲ - ضرورت مذہب
۳ - اسلام اور عیسائیت کا موازنہ (اخلاقی تعلیم)

نوٹ:۔ اس مقابلہ کے دوران کتب سے حوالہ جات دیکھنے کی اجازت ہوگی۔ مضمون کے لئے کاغذ اور قلم کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

۶ - سوالات کے جوابات:

خدام کے اضافہ معلومات اور دلچسپی کے لئے دوران اجتماع ایک نشست میں ہر قسم کے علمی اور مذہبی سوالات کے جوابات کا پروگرام۔ سوالات تحریری طور پر قبل از وقت منتظم علمی مقابلہ جات کو پہنچ جانے چاہئیں۔

قائدین کرام سے درخواست ہے کہ ان ہدایات کو تمام خدام تک پہنچا دیں تاکہ وہ ابھی سے ان مقابلہ جات کے لئے تیاری کر سکیں۔ بہتر ہوگا کہ تمام مجالس اجتماع سے قبل مقامی طور پر یہ تمام مقابلے کروائیں اور بہترین خدام کو مرکزی اجتماع میں اپنی مجلس کی نمائندگی کرنے کے لئے بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے عنقریب منعقد ہو رہا ہے اس سے قبل چندہ سالانہ اجتماع کی سو فی صد وصولی نہایت ضروری ہے۔ اگر کسی مجلس یا کسی رکن کے ذمہ اس مد کا بقایا ہو تو مہربانی فرما کر جلد ادائیگی کر دیں۔ اور زعماء ایسے چندوں کو اپنے پاس نہ روکیں فوراً مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ناظمین مال خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہمارا سالانہ اجتماع منعقد ہونے میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں اور اس کے ابتدائی انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ مجالس کی طرف سے چندہ سالانہ اجتماع خدام و اطفال بجٹ کے پچاس فیصد سے بھی کم مرکز میں پہنچا ہے۔ لہذا ناظمین مال سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس کا چندہ سالانہ اجتماع فوراً مرکز میں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ متوجہ ہوں

آپ کا سالانہ اجتماع منعقد ہونے میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں مگر مجالس نے چندہ سالانہ اجتماع مرکز میں ابھی تک بہت کم بھجوایا ہے لہذا ناظمین اطفال کو چاہیئے کہ اپنا چندہ سالانہ اجتماع جلد از جلد مرکز میں پہنچائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سیکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں

۱ - وصایا سے متعلقہ رقوم (حصہ آمد۔ حصہ جائیداد اور چندہ شرط اول و اعلان وصیت) خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ہر ماہ باقاعدگی سے ارسال فرمائیں۔
۲ - جن موصی اصحاب کی رقوم ہوں ان کی اسم وار فہرست معہ نمبر وصیت رقوم مرسلہ کے ساتھ ہی ارسال فرمائیں۔
۳ - اسم وار فہرست میں یہ صراحت فرمائیں کہ رقم کس مد کی ہے حصہ آمد کی ہے یا حصہ جائیداد کی ہے یا کسی نئی وصیت کا چندہ شرط اول یا اعلان وصیت ہے) اور وصیت نمبر کا حوالہ بھی ضرور دیں ورنہ مرسلہ رقم یا رقوم مد بلا تفصیل میں پڑی رہیں گی۔ ۴ - موصی احباب کے کھاتوں میں رقوم مرسلہ کا اندراج صرف اسی صورت میں ہوگا جب اسم وار فہرست کے ساتھ ان کا وصیت نمبر اور مطلوبہ تفصیل مطابق ہدایت مہیا کی جائیگی
۵ - اگر کسی وصیت کنندہ کو ابھی وصیت نمبر نہیں ملا تو اسکے مسل نمبر کے حوالہ سے رقم ارسال فرمائیں
۶ - وصیت نمبر یا مسل نمبر بھی معلوم نہ ہونے کی صورت میں ولدیت یا زوجیت لکھیں تاکہ دفتر کو تلاش کرنے میں آسانی ہو اور رقم موصی متعلقہ کے کھاتہ میں درج ہو جائے۔ ۷ - یہ گذارشات آپ کی مستقل توجہ کی محتاج ہیں اور بلا ضرورت نہیں ہیں بلکہ ان کی ضرورت اسلئے ہوگی کہ بعض اصحاب کی طرف سے اسکے خلاف عمل ہوتا ہے۔

زعماء نمائندگان شوریٰ انصار اللہ (۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر ۶۷ء) کے اسماء سے جلد مطلع فرمادیں

(قائد شوریٰ انصار اللہ مرکزیہ)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے **ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ**

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے نانا جان اور دو ہمشیرگان کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (ایم۔ ایس اختر ربوہ)

۲۔ خاکسار کے ابا جان ٹیکسلا میں آنکھ کا اپریشن کرانے کے لئے گئے ہیں نیز خاکسار کی والدہ صاحبہ بھی بیمار رہتی ہیں (منصور مختار احمد ندیم چک ۱۳/۱ ۸۰ آر)

۳۔ میری اہلیہ نور بیگم صاحبہ کا رسولی کا اپریشن گنگا رام ہسپتال میں ہوا ہے۔ (محمد ایوب خان سکنہ کلسیاں)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ (رشید احمد قریشی رحیم یار خان)

۵۔ میرے لڑکے ظفر نصر اللہ نے B.C.S.E کا امتحان دینا ہے۔ (ممتاز نصر اللہ پسرور)

۶۔ میری آنکھ کا اپریشن عنقریب ہونے والا ہے (رانا جوانے دین)

۷۔ میرے بھائی محمد اسلم صاحب اور میرے والد محترم کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ حافظ محمد اکرم حفیظ لائلپور

۸۔ میں طویل عرصہ سے پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہوں بہت سے علاج کروائے ہیں لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ (شیخ علی اکبر سرگودھا)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس نیلام

لاہور اور راولپنڈی کے درمیان چلنے والی آر سی ۱۰ اپ/آر سی ۲۰ ڈاؤن سبک رفتار کا کیٹرنگ کنٹریکٹ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ۱۰ بجے صبح ریلوے برٹ انسٹی ٹیوٹ ہال، تھیٹر روڈ لاہور میں بذریعہ نیلام عام دیا جائے گا۔

۲۔ نیلام کی شرائط و کوائف، معہ نقل معاہدہ جس میں ٹھیکے کی شرائط و کوائف درج ہیں جن پر کامیاب بولی دینے والے کو عملدرآمد کرنا ہوگا اور ریلوے ایڈمنسٹریشن کی منظور شدہ مینیو اور ٹیرف کے بارے میں اطلاع، دفتر چیف کمرشل منیجر پی ڈبلیو ریلوے لاہور سے ۱۰/- روپے فی کاپی کے حساب سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء ۱۰ بجے صبح تک حاصل کی جا سکتی ہے۔

جو فرم/شخص بولی میں حصہ لینا چاہتا ہو وہ نوٹ کرے کہ اسے ہر حالت میں ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء گیارہ بجے دن تک ریلوے ایڈمنسٹریشن کے پاس مبلغ ۱۰۰/- روپے بطور زر پیشگی جمع کرانا ہوگا۔ اور اس کے ہمراہ اپنی مالی حالت، کردار وغیرہ اور سکونت کے بارے میں چیف کمرشل منیجر کی شرائط نیلام کی تفصیلات کے مطابق مقررہ فارم پہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے تصدیق شدہ دستاویزی ثبوت فراہم کرنا ہوگا۔

(IN F (L) 2833)

قابل اعتماد سروس سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (مینیجر)

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

کے

نئے ماڈل کے رچوالے

بلحاظ اپنی خوبصورتی، مضبوطی، تیل کی بچت اور افراطِ حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرمائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ جس کی حیرت انگیز صفات اور افادیت کے جلیل القدر اطباء قائل ہیں۔ آنکھوں کی صحت اور تندرستی کیلئے بے نظیر تحفہ ہے۔ بچوں عورتوں مردوں سب کے لیے مفید ترین سرمہ ہے

اس کی ایک شیشی ہمیشہ اپنے گھر رکھیئے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تیار کردہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

اطباء ڈاکٹر۔ رؤسا امراء اور بڑی بڑی زرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے فی تولہ دو روپے

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے بہترین تحفہ

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ کل کورس ۱۴/- روپے

طاقت کی دوائی

کمزور نوجوانوں کا دوبارہ زندگی بخش علاج

مکمل کورس تیس روپے

ادویات ملنے کا پتہ:۔ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

حمائل شریف

یعنی

قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

شائع ہو چکا ہے

ملنے کا پتہ

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

ہر قسم کا سوتی و ریشمی کپڑا خریدنے کیلئے

احمد کلاتھ سٹورز

گولبازار ربوہ کو یاد رکھیں!

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

ٹائم ٹیبل یونائیٹڈ بس سروس سرگودھا

نمبر سروس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
روانگی از سرگودھا براستہ لاہور	۳-۲۰	۴-۳۰	۵-۰۰	۶-۳۰	۶-۴۵	۷-۱۵	[illegible]	[illegible]	۹-۰۰	۱۱-۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵-۱۵	۱۶-۱۵
روانگی از لاہور براستہ سرگودھا	۳-۲۰	[illegible]	۵-۰۰	۶-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۹-۰۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵-۱۵	۱۶-۱۵	۱۸-۰۰
روانگی از سرگودھا براستہ گوجرانوالہ	[illegible]	۹-۲۵	روانگی از گوجرانوالہ براستہ سرگودھا						۶-۲۰	۲-۳۰	مینیجر یونائیٹڈ بس سروس سرگودھا				

حب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون نمبر ۳۴

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۲۸

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور ممبر اوقاف بورڈ حکومت مغربی پاکستان

تحریر فرماتے ہیں میں نے اپنے حلقہ اثر میں حسب ضرورت مند کو طبیبہ عجائب گھر کی صاف ستھری تازہ اور اعلیٰ درجہ کی ادویہ کے استعمال کی طرف متوجہ کیا ہے اس نے یہی رائے قائم کی ہے کہ یہ دواخانہ بہترین دواخانوں میں اونچے معیار اور پایہ کا ہے۔ سرخ خون پیدا کرنے والی گولیاں ضعف جگر۔ کمی خون جس۔ اسہال لیکوریا کے لئے اکسیر ہیں قیمت پانچ روپے سونے کی گولیاں ایک ڈبہ سولہ روپے

طبیبہ عجائب گھر۔ امین آباد ضلع گوجرانوالہ

عمارتی لکڑی!

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

لائل پور ٹمبر سٹور۔ راجباہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

چشم دید شہادت واقعہ صلیب مسیح

اسکندریہ (مصر) کے راہب خانہ نے اپنا خزانہ اُگل دیا،

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ایک مخلص حواری کا طویل خط جو ایک سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے ۱۸۷۳ء میں ایک تاجر کو ملا جس کے جرمن اور انگریزی زبان میں تراجم شائع ہو چکے ہیں اور اب کسی قیمت پر بھی دستیاب نہیں ہو سکتے اس کا اردو ترجمہ خاکسار نے بڑی محنت اور کوشش سے بہم پہنچا کر شائع کر دیا ہے اس کتاب کا مضمون قرآن کریم کی اسو نیدی کی تصدیق کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب مسیح ہندوستان میں کی حرف بحرف تائید کرتا ہے جو مغربی ممالک کے عیسائیوں نے خود منکشف کی۔ اس کے ساتھ مقدس کفن پر سائنس دانوں کی تحقیق اور ریسرچ بھی ایک ضمیمہ میں شائع کر دی گئی ہے جس کی نقول فوٹو سے مجموعہ بے نظیر ہو گیا ہے۔ قیمت اعلیٰ کاغذ ڈیڑھ روپیہ اخباری کاغذ سوا روپیہ۔ افضل بکڈپو ربوہ سے حاصل کریں۔ ناشر حکیم عبداللطیف شاہد

حکیم عبداللطیف شاہد ۱۴ مین بازار۔ گوال منڈی۔ لاہور۔

پتہ مطلوب ہے

مکرمی سراج الدین صاحب ولد مکرم چوہدری محمد حیات صاحب وصیت نمبر ۱۴۵۸۶ ساکن موضع بھبور ضلع سیالکوٹ سے معذرت ۵/۱ کی وصیت کی تھی۔ جو ۱۹۶۰ء میں سیالکوٹ چھاؤنی میں آ گئے اس کے بعد کسی کا علم نہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں دفتر کو ان کے پتہ کی اشد ضرورت ہے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اکسیرِ نسواں!

جملہ نسوانی امراض درد دل و بانجھ پن کے لئے مجرب جو پہلے ہی کورس میں اپنا جادو اثر دکھا کر مریضہ کو سکون بخشتی ہے قیمت فی شیشی پانچ روپے ترکیب استعمال ہمراہ۔

ہومیوپیتھ ڈاکٹر ایس اے مجاہد نزد نیشنل بنک حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

سے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے میں نے تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

سرمہ خورشید

آنکھوں کی ہٹیلی امراض ککرے موتیا جالا۔ پھولا کے لئے مفید ہے نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے

قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون نمبر ۲۸

زنانہ امراض کی دوائیں

حبوب مفید اٹھرا

مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا قیمت فی شیشی پانچ روپیہ مکمل کورس پندرہ روپے

اکسیر اولاد نرینہ

اولاد نرینہ کے لئے بفضلہ تعالیٰ کامیاب دوا

مکمل کورس پندرہ روپے

سپاری پارک

مشہور و معروف تریاق نسواں

قیمت مکمل کورس چار روپیہ

حب مرواریدی

مخصوص شکایات نسواں کی بہترین دوا۔ قیمت پانچ روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۲

تریاق سل

سل کی بیماری میں مفید و مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس ایک ماہ دس روپے۔

تریاق کبیر

امرت دھارا سے بھی زیادہ فوائد رکھنے والا مفید و مجرب نسخہ مثلاً کھانسی نزلہ۔ سر درد۔ پیٹ درد۔ ہیضہ بچھو کاٹ جائے ذرا سا لگانے اور کھانے سے فوری تسکین دیتا ہے قیمت چھوٹی شیشی ۷۵ پیسے درمیانی شیشی ایک روپیہ بڑی شیشی ایک روپیہ ۷۵ پیسے علاوہ محصول ڈاک

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

رعایت

یہاں سے ہر دوائی نسل بخش ملے گی۔ بیماری کی حقیقت لکھنے پر آپ کو مفید اور مجرب دوائی بھیجی جائے گی۔ دس روپے اور زائد رقم کی دوائی پر محصول ڈاک اور رقم کا دس فی صدی بطور رعایت ہو گی۔

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

سرمہ رحمت

رنگت سبز ہے۔ آنکھ کی ہر مرض کا مکمل علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۶۲ پیسے فی تولہ ۲۱ روپے۔

دواخانہ رحمت ربوہ

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوائی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے قیمت بیس ۲۰ روپے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۴ ر اکتوبر تا ۱۰ ر اکتوبر ۱۹۶۷ء

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے اواخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت زکام اور سر درد کی وجہ سے ناساز رہی۔ اب حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

۲۔ مورخہ ۶ ر اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ نے ناسازیٔ طبع کے باوجود نماز جمعہ کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لائے تاہم حضور نے خود خطبہ ارشاد نہیں فرمایا بلکہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے خطبہ پڑھا اور انہوں نے ہی نماز بھی پڑھائی۔ خطبہ میں محترم مولانا صاحب نے سورہ توبہ کی آیت

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ
طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ
وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا
اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مرکز سلسلہ میں بار بار آنے اور اس طرح مرکز اور امام وقت کے فیوض و برکات سے متمتع ہونے کی اہمیت پر روشنی ڈالی نیز حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت اور احمدی خواتین کو توجہ دلائی کہ وہ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات میں سے اپنے اپنے اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں اور گزشتہ سالوں کی نسبت امسال پہلے سے بہت بڑھ کر تعداد میں آئیں۔

۳۔ گزشتہ ہفتہ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کی طبیعت گردوں میں سوزش کی وجہ سے بہت ناساز رہی بخار ۱۰۴ درجہ تک ہو جاتا تھا۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب آپ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۴۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اختر اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے مورخہ ۸ ر اکتوبر کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے کراچی روانہ ہوئے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب مکرم مولوی صاحب کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور وہاں خدمت اسلام کی توفیق ملنے کے لئے دعا کریں۔

۵۔ مورخہ ۶، ۷، ۸ ر اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ربوہ میں تیسرا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ جس میں ملک کی مشہور ٹیموں اور نامور کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے کی "اے" ٹیم چیمپئن قرار پائی دوسری پوزیشن واپڈا لائل پور کی ٹیم نے اور تیسری پوزیشن ربوہ کی بی ٹیم نے حاصل کی۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح صوبائی وزیر بلدیات محترم میاں محمد یٰسین صاحب وٹو نے فرمایا۔ اور آخری اور فائنل مقابلہ کے اختتام پر نامور کھلاڑیوں اور کامیاب ٹیموں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس موقع پر کھلاڑیوں سے خطاب فرماتے ہوئے یہ امر ان کے ذہن نشین کرایا کہ کبڈی یا اور کوئی کھیل ہماری زندگی کا مقصد نہیں ہے بلکہ مسلمان کی زندگی کا مقصد ایک مسلمان کی زندگی بسر کرنا ہے۔ پس جسمانی کھیل اسی وقت تک ہی مفید اور بامقصد شمار ہو سکتے ہیں جب وہ جسم کو مضبوط بنا کر اور ذہن کو تیز کر کے زندگی کے اصل مقصد کے حصول میں ممد ثابت ہوں۔

ربوہ سے گزرنے والی ریل گاڑیوں کے اوقات

	آمد	روانگی
ڈاؤن گاڑیاں		
۵۴ ڈاؤن پسنجر ماڑی انڈس تا لاہور	۳ - ۲	۴ - ۲ رات
۳۰ - ڈاؤن ایکسپریس سرگودھا تا لاہور	۳۹ - ۶	۴۰ - ۶ صبح
۱۲ - ڈاؤن چناب ایکسپریس پشاور چھاؤنی تا کراچی	۱۷ - ۹	۱۹ - ۹ صبح
۶۴ - ڈاؤن پسنجر کندیاں تا لائل پور	۱۳ - ۱۳	۱۶ - ۱۳ دوپہر
۱۶ - ڈاؤن ریل کار سرگودھا تا لاہور	۶ - ۱۵	۷ - ۱۵ بعد دوپہر
۵۲ ڈاؤن پسنجر لالہ موسیٰ تا لائل پور	۵۶ - ۱۷	۵۸ - ۱۷ شام
اَپ گاڑیاں		
۵۳ - اپ پسنجر لاہور تا ماڑی انڈس	۳۵ - ۱۲	۳۶ - ۱۲ رات
۱۵ - اپ ریل کار لاہور تا سرگودھا	۵۱ - ۷	۵۲ - ۷ صبح
۵۱ - اپ پسنجر لائل پور تا لالہ موسیٰ	۱۳ - ۹	۲۲ - ۹ صبح
۶۳ - اپ پسنجر لائل پور تا کندیاں	۴۵ - ۱۱	۴۸ - ۱۱ دوپہر
۱۱ - اپ چناب ایکسپریس کراچی تا پشاور	۲۹ - ۱۸	۳۰ - ۱۸ شام
۲۹ - اپ ایکسپریس لاہور تا سرگودھا	۲۵ - ۱۹	۲۶ - ۱۹ شام

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان دو سال کے اندر غلہ برآمد کرنے لگے گا

لائل پور ۱۰ ر اکتوبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ ملک کو خوراک کے معاملے میں خود کفیل بنانے کی مہم بہت کامیاب رہی ہے اور اب ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں جنہیں زرعی انقلاب کا پیش خیمہ کہا جا سکتا ہے۔ اگر زرعی میدان میں ترقی کی رفتار برقرار رہی تو ہم ایک دو سال میں نہ صرف خوراک میں خود کفیل ہو جائیں گے۔ بلکہ غلہ کی بعض اقسام برآمد بھی کر سکیں گے۔

صدر ایوب کل دوپہر ٹیکس کی ترقی کے چوتھے ایشیائی سیمینار کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے اس میں ایشیا کے چودہ ملکوں کے ماہرین شرکت کر رہے ہیں ان میں ایران۔ عراق۔ ترکی۔ جاپان۔ فلپائن نیپال، بھارت، تھائی لینڈ، سیلون، برما افغانستان، ازبیا، ملائشیا اور انڈونیشیا کے نمائندے شامل ہیں۔

شیخ عبد اللہ کو قتل کرنے کے منصوبے

نئی دہلی۔ ۱۰ ر اکتوبر۔ نئی دہلی کے باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق شیخ محمد عبد اللہ کی زندگی کو خطرہ ہے اور ان کی حفاظت کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ان ذرائع نے بتایا کہ انتہا پسند عناصر کشمیری رہنما کی جان لینے کے درپے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ شیخ عبد اللہ کو راستے سے ہٹا دیا گیا۔ تو کشمیر پر بھارت کی گرفت اور مضبوط ہو جائے گی۔ کشمیری رہنما ان دنوں دہلی کے ایک بنگلہ میں نظر بند ہیں

پی آئی اے کی سروس میں توسیع

لندن ۱۰ ر اکتوبر۔ پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز کارپوریشن کے سربراہ ایر مارشل اصغر خان نے انکشاف کیا ہے کہ پی آئی اے کی نیویارک تک سروس شروع کرنے کے مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے اس سلسلہ میں برطانیہ اور دیگر ملکوں کے متعلقہ حکام سے بات چیت کی ہے۔ توقع ہے کہ اس ماہ کے آخر تک کوئی فیصلہ کر لیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری ایئر سروس کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہو گئی ہے